Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Research Reviev of the Social Role of Madrassa Jahangiri

مدرسہ جہانگیری کے سماجی کردار کا تحقیقی جائزہ

Saman Naeem Shahzadi
M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat
Dr. Nisar Mehmood
Lecturer, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat

Abstract

From Hazrat Adam (AS) to the last prophet Hazrat Muhammad (PBUH), all the prophet were sent by Allah almighty for one purpose: spread the message of monotheism. Every prophet faced great hardships to convey the message to his people. Among all of them, and there were even plots to kill him. The companions who believed in them were also tortured by the polytheists of Makkah.If any slave accepted Islam, he was tortured in different ways.Some prophets were even expelled from their homeland.prophet Muhammad (saw) was persecuted the most .to top him from his prophethood, the polytheists of Makkah made different plots, but he did not deviate from his mission.He was troubled the most by his close relatives, including his own uncle.

تعارف:

حضرت آدم ﷺ سے لیکر اللہ کے اخری نبی (حضرت محمد ﷺ) ان سب انبیآء کو اللہ تعالیٰ نے صرف ایک مقصد کیلئے بیجھا ہیں اور وہ دعوت اسلام جو ہر نبی نے پوری ایمانداری کساتھ نبھائی ہیں۔ دعوت تبلیغ کے خاطر انبیآء نے بہت تکلیفیں جیلی ہیں۔ انبیآء میں ایسے نبی بھی گزرے ہیں کہ اس نے اپنی قوم کو دعوت تبلیغ دی اور اس نے اسکو قتل کر دیا یا قتل کے منصوبے بنا دیے۔ اگر کوئی غلام اسلام لاتا تو اس کو مختلف سزائے دیتا۔ بعض انبیآء کو تو اپنے وطن سے بھی نکالا ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کو سب سے زیادہ ستایا گیا ہے ان کو اپنی نبوت سے باز رکھنے کیلئے مشرکین مکہ نے مختلف منصوبے بنائے لیکن اپ ﷺ اپنی مقصد سے ہٹ نہیں گئے۔ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ اپنے قریبی رشتہ داروں نے زیادہ تنگ کیا اس کے اپنے ہی چچا نے اس کو تنگ کیا۔ اس کو اپنی وطن سے نکالا اور تو اور اگر اپ ﷺ کے نبوت پر کوئی ایمان لاتا تو اس کو بھی ازمائش میں ڈالتا۔ لیکن صحابہؓ اپنی دین کو کبھی نہیں چھوڑتے اور اسی طرح دیری دیری اسلام پھیلتا گیا اور دعوت اسلام کھولم کھولا دیتا اور پھر مسجد نبوی میں تعلیم دینا شروع ہوا۔ اپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام نے دعوت تعلیم کا کام شروں کر دیا۔ اس کے بعد تابعین، تبع تابعین اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا اور مساجد اور مدارس میں یہ کام دینا شروع کر لیا اور اج علماء یہ فرائض ادا کر رہے ہیں۔ اور اسی طرح اس فرائض کو ادا کرنے والا مدرسہ جہانگیری بھی ہے جس میں دین اسلام کی تعلیم اور اپق کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق سیکھایا جاتا ہیں یہ مدرسہ تحت نصرتی میں حمیدان علاقے میں ہیں۔ مولانا عبدالغفور صاحب نے 1999 میں رکھی تھی۔ جہانگیری بانڈہ مولانا صاحب کی کی ابائی گاؤں کا تھا جس کی وجہ سے اسنے اس مدرسے کا نا مدرسہ جہانگیری رکھا۔ حمیدان علاقے میں چونکہ سکول، کالج، یا مدارس نہیں تھے بچے دور دور جاتے تعلیم سیکھنے جاتے تھے۔ اس لیے اس مدرسے کی بنیاد رکھی۔ اس وقت چونکہ تعلیم سیکھنے کی ضرورت تھیں۔ اس کا بنیاد دو کمروں اور ایک واشروم سے رکھی گئی ہیں اس وقت کے حالات کے مطابق چونکہ مال کی کمی تھی لیکن وقت کساتھ ساتھ مدرسے کے عمارت میں اضافہ ہوتا گیا اور اسکے ساتھ ساتھ طالب علموں میں بھی اضافہ ہوتا گیا اور اج وہ کرک کے مشہور مدارس میں ان کا شمار ہوتا گیا اور مولانا کرک کے مشہور علماء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

یہ ادارہ علاقے میں دینی علوم قرآن وسنت کی تعلیم، اصلاح اخلاقی اور تربیت نسل نو کا ایک روشن مرکز بن چکا ہیں۔ اس مدرسے کیلئے بہت دور دور سے لوگ آتے ہے اور علم ھاصل کر کے ہدایت کو پاتے ہیں۔ بہت سارے طالب علم یہاں پر علم حاصل کر کے اپنے علاقے میں دراسگاہ قائم کئے اور اسی طرح لوگو کو تعلیم دیتے ہیں۔ اور فاغ

التحصیل ہونے والے بے شمار طلباء آج مختلف علاقوں میں دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ کی خدمات صرف مسجد، مدرسہ اور منبر تک محدود نہیں بلکہ سماجی خدمات میں بھی نمایا نظر اتی ہے۔ سیلاب، قدرتی آفات، اور دیگر مشکلات ضرورت مندوں کی مدد اور معاشرتی اصلاح کیلئے ہمیشہ سر گرم رہے۔ علاقے کے غریب اور مستحق افراد کے مدد نوجوانوں کی رہنمائی، باہمی اختلاف کے خاتمے، اور لوگوں میں اتحاد وبھائی چارے کے فروغ کیلئے ان کی کوشش قابل قدر ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کو دین کی خدمت اور انسانیت کے فائدے کیلئے وقف کرر کھا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام میں ان کا مقام واحترام کا ہے وہ کرک کے مشہور عالموں میں سے ہیں۔ انہوں نے مزاج سکون کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے گھروں کا چراغ کو بوجھنے نہیں دیا جس کی وجہ سے آج انکے شاگرد بھی بہت بڑا مقام پاتے ہیں اور دور دور سے لوگ اس مدرسے میں صرف اس لئے داخلہ لیتے ہیں تاکہ اس کو مولانا صاحب کی شاگردی مل جائے اور انکے صحبت کو پانے کی کوشش کرتے ہیں۔

بانی مدرسہ کا تعارف:

مولانا عبد الغفور صاحب ضلع کرک کے مشہور، معروف، باعمل اور نہایت باوقار عالم دین ہیں۔ اپ کے والد صاحب مولانا مشال حان ایک دیندار، اور نیک سیرت شخصیت تھے، اللہ تعالیٰ نے ایسا فرزند عطاء فرمایا جو اگے چل کر علمو عمل، دعوت و تبلیغ، اور انسانیت کا خدمت کا روشن مینار ثابت ہوا۔

مدرسہ جہانگیری کے شاندار کامیابی اور اس کی ہمہ جہت ترقی کے پس پردہ اس کے بانی مولانا عبد الغفور صاحب کا اخلاص، تقویٰ، بصیرت اور شبانہ روز محنت کار فرما ہے۔ آپ کی پیدائش 6مارچ1958ء کو ضلع کرک کے معروف علاقے جہانگیری بانڈہ میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی وعصری تعلیم کے تحت 1974 میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد اسلامیات میں 1982 ماسٹر کی ڈگری حاصل کی اور پھر دینی علوم کی پیاس بجھانے کے لئے 1985ء میں برصغیر کے عظیم علمی مرکز جامعہ دار العلوم کورنگی، کراچی سے باقاعدہ سند فراغت حصل کی۔ مولانا صاحب کی خدمت کا دائرہ کار درسو تدریس یا مدرسے کی ثار دیواری تک محدود نہیں ہے، بلکہ اپ کی ملی تبلیغی اور سماجی خدمایت بین الاقوامی سطح تک پھیلی ہوئی ہیں۔ مولانا عبد الغفور صاحب ان شحصیات میں شمار ہوتے ہیں جو حاموشی، اخلاص اور تقوٰیکے ساتھ انسانیت کی خدمت کو عباد سمجھتے، ان کی پوری زندگی دین، محبت، امن اصلاح اور خدمت خلق کا حسین نمونہ ہیں۔ انکے وجہ سے بہت سے گھروں میں علم کے چراغ چمکتے ہیں بہت سے خاندانی سکون کے زندگی گزارتے ہیں۔ انکے برکت معاشرے پر بھی ہوتے ہیں۔ سرزمین کرک ہمیشہ انکی علمی روحانی اور سماجی خدمات پر فخر کرتی رہے گی۔ اور خدا کرے انکی برکتیں ہمارے نسلوں تک اسی طرح رہیں۔ اور خدا انکو لمبی زندگی دے۔

عالمی تبلیغی خدمات: اپ نے ملک کے طول وعرض میں دینی تبلیغ کا فریضہ انجام دینے کے علاوہ 1986ء میں ڈیڑہ سال تک افریقہ کے طویل دورے کئے، جہاں اپ نے اسلام کا پر امن پیغام اور تعلیمات عام کیں۔ اور امریقہ کے ائیر پورٹ میں ایسا استقبال کیا گیا تھا جیسے وزیر اعظم کا کیا جاتا ہیں اپ نے وہاں اسلام کا پر امن اور دعوت تبلیغ کو عام کیا اور اسی دوران بہت سارے نا مسلم اپکے مبارک ہاتھوں سے کلمہ پڑہ لیا اور اسلام قبول کر لیا۔

خدمات حج وزیارت : آپ اب تک تقریبا تیس مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ گزشتہ ڈھائی دہائیوں سے آپ بطور چیف ایگزیکٹو کاروان قبا ہر سال تقریبا تیس عزمین حج کو فریضہ حج کی سعادت دلانے کے ساتھ ساتھ ان کی دینی، روحانی اور انتظامی رہنمائی کا احسن طریقے سے فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ اس مدرسے میں جو لوگ حج کیلئے جاتے ہیں ان کیلئے بہت بڑی دعوت رکھتے ہیں جس میں حج کے وہ ارکان بتائے جاتے ہیں جو حج میں ادا کی جاتی ہیں اور اس دعوت میں کھانے کی ہر چیز موجود ہوتے ہیں یہ دعوت صرف مالداروں کیلئے نہیں بلکہ غریب بھی شامل ہوتا ہیں اس دعوت کا مقصد اصل میں ان انپڑ لوگوں کیلئے وہ ارکان سیکھانے ہیں جس کے بارے میں اکثر ان لوگوں کو علم نہ ہوں۔ اور بہت سارے لوگوں کو انکی برکت کی وجہ سے بیت اللہ کی زیارت نصیب ہوئی ہیں بلکہ قرہ ڈالتی ہیں جس کا نام نکل ائیں وہ اس کے نگرانی میں حج کو جائینگے اور پورا حرچہ مدرسے والوں کی طرف سے ہوتا ہیں۔

معاشرتی اصلاح اور صلح جوئی: علاقائی سطح پر قبائلی وخاندانی تنازعات، پرانی اور خونریزی دشمنیوں اور فتنہ وفساد کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے آپ نے ہمیشہ ایک مفصل مصالحانہ کردار ادا کیا۔ آپ ضلعی انتظامیہ ڈپٹی کمشنر اور ڈی پی اور کرک کے ساتھ قریبی تعاون کر کے علاقائی امن وامان کے قیام اور جرائم کی حل نکال کر کے اہم کردار ادا کرہے ہے۔ معاشرتی امن اور صلح جوئی میں بھی اہم کردار ادا کرہی ہیں کیونکہ معاشرے میں سکون اور اور اتفاق ہوں تو مدرسہ یا کوئی اور ادارہ کامیاب ہوتا ہیں مدرسہ جیسے ادارہ کیلئے تو زیادہ ضروری ہیں کہ وہ سب سے پہلے معاشرے کی تصحیح کرے۔ حمید ان میں تحت نصرتی جیسے گاؤں سماجی لحاظ سے امن وسکون میں ہیں۔ خاندانی دشمنی آپس میں نہیں ہیں خون ریزی اور فساد بھی نہیں ہیں مختصر ا یہ کہ اس ادارے کا مقصد ایسا تعلیمی نظام قائم کرنا ہے جو علم کو عمل، عمل کو اخلاص اور اخلاص کو خدمت خلق سے جوڑدے یہاں سے نکلنے والا ہر طالب علم، مبلغ، معلم، مصلح اور خادم خلق بن کر معاشرے میں دین کی عملی شہادت قائم کرے یہی وجہ ہے کہ یہ ادارہ آج کرک کی سر زمین کیلئے علم، امن اور اصلاح کا روشن مرگز بن چکا ہیں۔

اسلامی تہذیب و ثقافت کا فروغ: یہ مدرسہ اسلامی تہذیب و ثقافت کا فروغ دیتا ہیں مدرسہ جیسے ادارہ انسان کے اعمال کا مکمل نظام حیات کا خیال رکھتا ہیں سنت محمدی کے مطابق زندگی گزارنے کا طریقہ سکھاتے ہیں لباس، گفتگو اوع معاشرت سب کا متاثر کرتا ہے۔ آج کے دور میں جو مغربی تہذیب کے اثرات تیزی سے نوجوان نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رہے ہیں۔ مدرسہ کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ اور عوام کو اسلام کی اصل روح اور اسکی تہذیب شاخت سے جوڑا جائے تاکہ وہ اپنی روایات پر فخر کرتے ہوئے ایک باوقار مسلم شخصیت کے طور پر سامنے آئیں۔ اسلامی تہذیب کی تربیت عملی زندگی سے شروع ہوتی ہیں طلبہ کی سادگی قناعت، نظافت، وقت کی پابندی، استاد کا ادب اور بڑوں کا اختر ام عملی طور پر سیکھایا جاتا ہیں لباس میں سادگی اختیار کرنے عربی اور اردو زبان کو صحیح تلفظ کے ساتھ بولنے اور گفتگو میں نرمی واخترامی کو اپنانے پر زور دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ کھانے پینے، بیٹھنے، اٹھنے، سونے، جاگنے اور میل جول کے وہ آداب سکھائے جاتے ہیں جو سنت نبوی سے ثابت ہیں تاکہ طلبہ کی ظاہری وباطنی زندگی میں اسلام کی جھلک نظر آئے۔ مدرسہ صرف فردی تربیت پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ معاشرے میں اسلامی ثقافت کو زندہ کرنے کیلئے شعائر اسلام کا حیات بھی کرتا ہیں محافل میلاد، سیرت کا کانفرنس ذکر و درود کی مجالس اور دینی اجتماعات کے ذریعے عوام کو اسلام کے حسن اخلاق، بھائی چارے اور عدل وانصاف کے پیغام سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ لوگ دین کو صرف مسجد و مدرسے تک محدود سمجھیں بلکہ اسے گھر، بازار، شادی بیاہ اور روزمرہ کے معاملات میں بھی۔

تعلیمی نظام اور تدریسی منہج: مدرسہ جہانگیری میں تعلیم کا معیار انتہائی بلند، معیاری اور منظم ہے۔ یہاں زیر تعلیم طلبہ کو قرآن پاک کے حفظ وناظرہ کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ کے ذخیرے، فقہ اسلامی، اصول فقہ، منطق، فلسفہ، نحو، صرف، اور عربی ادب کے کلاسک وجدید علوم پوری تنہیی، استقامت اور عزم کے ساتھ پڑھائی جاتے ہیں۔

یہاں کا امتحانی نظام سخت، شفاف اور باقاعدہ ہے، جبکہ تدریسی مناہج ایسے وضع کیے گئے ہیں جو طلبہ کے اندر پختہ علمی استعداد، گہری فکری بصیرت، تنقیدی شعور اور اعلی تحقیقی صلاحیت کو پروان چڑھاتے ہیں۔ اس کے سب سے سب سے امتیازی اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ طلبہ کو محض کتابی کیڑا یا روایتی عالم نہیں بناتا، بلکہ انکے قلوب میں عمل، تقوا، خشیت الہی، پرہیزگاری اور خدمت خلق کا جزبہ بیدار کرتا ہے تاکہ وہ عملی زندگی میں معاشرے کے لئے ایک نفع بخش وجود ثابت ہوں۔

مدرسہ جہانگیری کے سماجی اور اصلاحی کردار: مدرسہ جہانگیری نے ضلع کرک اور اسکے ارد گرد جو معاشرہ یا ان کا علاقے اس پر جو گہرا، مثبت اور اچھے اثرات مرتب کیے ہیں وہ درجہ ذیل ہیں۔

فلاحی سرگرمیاں اور امدادی کام: جب ضلع اور علاقے میں کوئی قدرتی آفات، آفاقی وباء، تباہ کن سیلاب یا شدید معاشی تنگی و مہنگائی کا طوفان آتا ہے، تو غریب، بے کس، اور مستحق خاندانوں کی مالی غذائی اور اشیائے ضرورت کے ذریعے امداد کرنے کے لیے مدرسے کا انتظامی عملہ، اساتذہ اور جوشیلے طلبہ ہمیشہ صف اول میں شانہ بشانہ پیش رہتے ہیں۔

علماء اور عوام کے درمیان تعلق کا مضبوط استحکام: **تاریخ کے ایک طویل دور میں علماء** اور عوام الناس کے درمیان ایک فکری، نظریاتی اور عملی خلیج حائل ہو چکی تھی، جسے ختم کرنے میں مدرسہ جہانگیری نے کلیدی اور پل کا سا کردار ادا کیا ہے۔ اس ادرے نے عوام کے اندر علماء کے دلوں میں عوام کا درد پیدا کیا جس کی وجہ سے بھائی چارے کی ایک پر سکون فضا قائم ہوئی۔ اور جہاں تک ہو سکے ہر کسی کے مدد کیلئے موجود ہوتے ہیں اور اس کا مدد کرنا خود کو مشہور نہیں کرنا بلکہ اللہ کی رضا اور اپنا فرض سمجھ کر کرتے ہیں۔

امتیازی خصوصیات: **مدرسہ جہانگیری** کی ایک اہم اور قابل قدر خدمت یہ بھی ہے کہ یہاں گونگے اور سماعت سے محروم حضرات کے لئے رہائش اور تعلیم و تربیت کا خصوصی انتظام موجود ہے۔ یہ انتظام ان افراد کو مواشرے میں دینی اور اخلاقی طور پر فعال کردار ادا کرنے کے قابل بنانے کے لئے کیا گیا ہے۔ تاکہ یہ لوگ اپنی نامکمل ہونے کو دیکھ کر احساس کمتری کا شکار نہ ہو جائے اور اس سے اللہ کی ناشکری نہ ہو جائے۔

(2) مدرسہ جہانگیری والے خانہ بدوش کو اپنے مدرسہ میں بلاتے ہیں۔ تاکہ ان سے احوال پوچھے پھر اس میں دیکھتے ہیں۔ غیر مسلم تو نہیں ہے۔ اگر غیر مسلم ہوتے تو ان کو اسلام پیش کرواتا یا اس کو اسلام کی دعوت دیتا تاکہ وہ اس کے بارے میں سوچیں اور پھر اسلام لانے کی شائقین بن جائے۔

(3) دعوت دینے کے بعد اسلام کے احکامات اور روایات سے انکو باخبر کرنا کہ یہ دین کتنا آسان ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی نیکیوں پر کتنا ثواب ملتا ہیں۔ یہ سب بتا کر ان کو اسلام کی طرف راغب کرنا کیونکہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہیں۔

(4) اسلامی تعلیمات اور فضائل بیان کرنا تاکہ اسلامی تعلیمات کے ساتھ محبت اور ساتھ ساتھ لگاؤ پیدا کرنا۔ اور دعوت کی بنیاد پر اس کو وصول کرنا تاکہ اس کا مسجد یا مدرسہ میں آنے کا تعلق بن جائے اور اس کا ہر بار آنے کا دل کرتا ہو یہاں تک کہ مدرسے میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے شروع ہو جائے۔ اور دلچسپی لے لیں۔

SCRR

(5) اور ان کو دعوت طعام رکھنا تاکی کھانے کی وجہ سے انکی حوصلہ افزائی ہو جائے کیونکہ اکثر لوگ اچھے کھانے کے لئے ترستے ہیں کہیں پر کھانا مل جائے تو سیدھا دعا دینے لگ جاتے ہیں۔

(6) ضعیف العمر، بے سہارا اور لاوارث افراد کی دیکھ بال بھی شامل ہے۔ ایسے بزرگ افراد جم کا کوئی ذاتی سہارا نہ ہو یا جن کی مناسب دیکھ بال کرنے والا کوئی موجود نہ ہو ،ان کے لئے مدرسہ اپنی استطاعت کے مطابق رہائش، خدمت اور ضروری سہولیات کا انتظام کرتا ہے تاکہ وہ عزت و وقار کساتھ زندگی گزار سکیں۔ مدرسہ ایسے افراد کی جسمانی ضروریات، حوراک، علاج اور دیگر بنیادی سہولیات کا خیال رکھنے کساتھ ساتھ انکی دینی وروحانی تربیت کا بھی اہتمام کرتا ہے۔ انہیں نماز، تلاوت، ذکر واذکار اور دیگر مسنون اعمال کی ترغیب دی جاتی ہیں تاکہ وہ اپنی باقی زندگی اسلامی تعلیمات اور سنت نبوی ﷺ کے طریقے پر گزارے۔

نتائج:

(1) مدرسہ جہانگیری یہ علاقے میں دینی تعلیم وتربیت کا ایک اہم اور مؤثر مرکز ہے جس نے آغاز سے لیکر آج تک قرآن وسنت کی تعلیم کے فوغ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

(2) مدرسہ کے بانی کی دینی بصیرت اور اخلاق اور محنت نے اس ادارے کو مضبوط بنیاد فراہم کی، جس کی بدولت یہ ادارہ مسلسل ترقی کی منازل طے کرہا ہے۔

مدرسہ کے اساتذہ صرف تدریس تک محدود نہیں بلکہ طلبہ کی اخلاقی، روحانی اور عملی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(4) ادارے کے مقاصد اسلامی تعلیمات کا فروغ دینی شعور کی بیداری اور معاشرے میں صالح افراد کی تیاری ہیں۔ یہ ادارہ طلبہ کی اخلاقی تربیت کا بھی ایک مؤثر ذریعہ ہے

یہ ادارہ اپنے معاشرتی کردار کے ذریعے مختلف طبقات کی خدمات کرتا ہے اور دینی اخلاقی اصلاحی میں اہم کردار ادا کرہا ہے۔

(6) تبلیغی میدان میں مدرسہ کے خدمات قابل قدر ہیں جہاں علماء اور طلباء دعوت تبلیغ کے ذریعے لوگو کو اسلام کی بنیادی تعلیمات سے روشناس کراتے ہیں۔

(7) مجموعی طور پر یہ مدرسہ نہ صرف ایک تعلیمی ادارہ بلکہ سماجی، اصلاحی اور دعوتی مرکز کی حثیت رکھتاہے جو معاشرے کی دینی واخلاقی تعمیر میں اہم کردار ادا کرہا ہے۔

تجاویز وسفارشات:

تعلیمی معیار میں **مزید** بہتری مدرسہ جہانگیری میں دینی علوم کے ساتھ جدید تقاضوں کے مطابق تعلیمی سہولیات کو مزید فروغ دیا جائے تاکہ طلبہ عصری حاضر کے تقاضوں /چیلنجز کا بہتر انداز میں مقابلہ کرسکیں۔

سماجی خدمات کا دائرہ وسیع کیا جائے مدرسہ اپنے رفاہی اور سماجی منصوبوں کو مزید وسعت دے تاکہ زیادہ سے زیادہ مستحق افراد اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔

جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال مدرسہ اپنی دینی، تعلیمی اور سماجی خدمات کو عام کرنے کے لئے سوشل میڈیا اور جدید ذرائع ابلاغ سے مؤثر استفادہ کرے۔

اداروں کے ساتھ تعاون دیگر دینی وتعلیمی اداروں کے ساتھ علمی تعاون کو فروغ دیا جائے تاکہ مشترکہ مقاصد کے حصول میں آسانی ہو۔

اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ طلبہ اور عوام میں اچھے اخلاق، رواداری، اخوت اور خدمت خلق کے جزبے کو فروغ دینے کے لئے معتقل تربیتی پروگرام جاری رکھے جائیں۔

مصادر ومراجع:

قرآن ومجید

حدیث

دینی مدارس کا منہاج عمل اور معاشرتی کردار (رشید احمد)

دارلعلوم دیوبند کا نصاب تعلیمی اور نظام تعلیمی وترمیت (مولانا شوکت علی قاسمی)

جامعہ ازہر کے علمی تحصیصات اور شعبے (خافظ غلام انور شاہ)

سنن ترمذی، امام ابو عین ترمذی

صحیح مسلم، امام مسلم بن حجاج النیشاپورے

مولانا عبدالغفور صاحب کرک کے سر زمین کا درخشندہ ستارہ (اقبال خٹک)

پاکستان میں علوم دینیہ کی اشاعت وترویج میں درپیش مسائل اور ان کا حل (عروہ ندیم)

فضائل اعمال، حضرت مولانا محمد زکریا صاحب

دینی مدارس اور مفکرین آراء، ڈاکٹر نسرین طاہر ملک

SCRR